السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جب دو سال یا اس سے بھی زیادہ مدت کی تعلیم باقی ہو تو کیا بیوی سے عزل یا کوئی اور صورت جائز ہو سکتی ہے کہ حمل نہ ٹھہرے اور وہ دینی تعلیم مکمل کر لے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

پہلی بات تو یہ ہے کہ اسلام میں نکاح کے مقاصد میں نسل کا وجود اور کثرت امت شامل ہے اس کی دلیل یہ حدیث ہے حضرت معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"تزوجوا الودود الولود فاِنی مکاثر بکم الاَمم یوم القیامۃ"

"میں (روز قیامت) تمھاری کثرت کے باعث امتو ںپر فخر کرنا چاہتا ہوں اس لیے تم بہت محبت کرنے والی اور بہت بچے جننے والی خواتین سے ہی نکاح کرو۔ (صحیح ارواء الغلیل 1784۔ آداب الزفاف ص/133۔132۔ ابوداؤد 2050۔ کتاب النکاح باب النھی عن ترویج من لم یلد من النساء احمد 158/3۔ الحلیۃ لابی نعیم 219/4 طبرانی اوسط کنافی المجمع 2235۔ ابن حبان 4028۔ بیہقی 81/7)

دوسری بات یہ ہے کہ بیوی سے عزل کرنا یعنی بیوی کی شرمگاہ سے باہر ہی منی خارج کر دینا ایک شرط کے ساتھ جائز ہے کہ اس میں بیوی کی اجازت ہو۔

اگر وہ اس کی اجازت دے تو پھر شوہر عزل کر سکتا ہے کیونکہ بیوی کو بھی استمتاع اور بچے کا حق ہے اور عزل کرنے سے یہ دونوں حق ختم ہو جاتے ہیں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے۔ کہ

"كُنَّا نَعْزِلُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْقُرْآنُ يَنْزِلُ"

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں عزل کیا کرتے تھے اور قرآن بھی نازل ہو رہا تھا۔" (بخاری 5209۔ کتاب النکاح باب العزل مسلم 1440۔ کتاب النکاح باب حاکم العزل ابو یعلی 2193۔ ترمذی کتاب النکاح باب ماجاء العزل احمد 377/3 بیہقی)

ایک روایت میں یہ لفظ ہیں کہ سفیان نے کہا اگر اس سے منع کیا جانا ہوتا تو قرآن مجید ہمیں منع کر دیتا۔

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ :

علمائے کرام کے ایک گروہ نے عزل کو حرام قرار دیا ہے لیکن آئمہ اربعہ کا مذہب یہ ہے کہ بیوی کی اجازت سے عزل کرنا جائز ہے۔ (مجموع الفتاوی 110/32) (واللہ اعلم)

تیسری بات یہ ہے کہ خاوند اور بیوی کے لیے بالاتفاق مقرر مدت تک نسل کی حد بندی کرنا جائز ہے لیکن یہ کام مستقل نہیں ہونا چاہیے اور اس کے جواز میں بھی یہ شرط ہے کہ کوئی ایسا ذریعہ استعمال نہ کیا جائے جو عورت کے لیے نقصان دہ ہو۔

شیخ ابن عثیمین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں۔

اگر کسی عورت کو بہت زیادہ حمل ہوتا ہو اور حمل اسے بہت زیادہ کمزوری تک پہنچا دیتا ہو اور اس وجہ سے وہ یہ چاہتی ہو کہ اسے ہر دو سال بعد حمل ٹھہرے تو اس کے لیے منع حمل جائز تو ہے مگر یہ شرط ہے کہ اس کے خاوند نے اسے اس کی اجازت دی ہو اور ایسا کرنے سے اسے ذاتی طور پر بھی کوئی نقصان کا اندیشہ نہ ہو۔ (واللہ اعلم) (شیخ محمد المنجد)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ نکاح و طلاق

ص300

محدث فتویٰ